

ڈاکٹر سید تقی عابدی کی نذر

اے دیدہ دیدہ دریا، اے شمع بزمِ ناقداں
اے انتخابِ عاقلان، مجھِ مسلوئے تلتواں

اے رازدارِ آگہی، دانائے لطفِ باطنی
اے تازشِ دیوانگی، اے شاہدِ دانشوران

ہے ذاتِ تیری بالیقین، ایسی نگارش کی امیں
جس کی فصاحت ہے زمین، جس کی بلاغت آسماں

فکر و فکر کہ ہے تری جن سے بعیرت کچھ مل
بیشک دبیر و میرانیس ہیں تاجِ فرقی شاعران

ہے دفترِ صد آگہی، گنجینے دانشوری
ہر کاوشِ علمی تری اپنی جگہ نقشِ گراں

شادابِ کثرتِ علم و فنِ سہمی مسلسل ہے گر
کیا کیا ہیں شاخِ سدرہ پر نیرے علم کے اشیاں

ایجاز ہے تیغِ گہر، تفصیل ہے روشن سحر
بر صوف شاخِ بانمزم، اوراق ہیں باغِ جاں

تایفِ تازہ طرزی نے تیری پڑھی سید تقی!
احساس کو اظہار کی ہے مل گئی شعری زبان

مہزی! السلام علیکم

بس آپ کی کتاب پڑھنے کے لیے آج ہی کچھ اشعار جوئے۔ پیش خدمت ہیں۔

تاریخ: ۱۰/۱۰/۲۰۱۰ء پر مضمون اس ٹیکسٹ پر نیدرلینڈز کے مطابق ۳۱/۱۰/۲۰۱۰ء

تاریخ: ۱۰/۱۰/۲۰۱۰ء